۷۸۶

دعوت و تبلیغ

اور

اصلاح نفس

بقلم

عتیق الرحمٰن اعظمی

آزادول جنوبی افریقہ

دعوت و تبلیغ اوراصلاح نفس

لقد منّ اللّٰہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا من أنفسِھم یتلو علیھم آیاتہ و یزکیھم الآیۃ . یزکیھم : أی یأمرھم بالمعروف وینھاھم عن المنکر لتزکوا نفوسھم و تطھر من الدنس و الخبث . (ابن کثیر : آل عمران : ١٦٤)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ :

فرمایا: دوسری بات اس میں اور بھی ہے کہ وعظ سے ہمت ہونے کا سبب ایک تو فطری حیا ہے، دوسرے یہ کہ وعظ کے ذریعہ جب اس نے اہل اسلام کی خدمت کی، ان کو احکام کی تبلیغ کی جس میں اہل اللہ بھی ہوتے ہیں تو یہ اہل اللہ خوش ہو کر دعا دیتے ہیں، اس کی برکت سے حق تعالی اس کی بھی اصلاح کر دیتے ہیں. (دعوت و تبلیغ کے اصول و احکام ۷۰)

وعظ و تبلیغ کی ایک خاص برکت ہے کہ اگر کسی رذیلہ (روحانی مرض) سے بچنے کی ہمت نہ ہو اور وعظ میں اس سے دوسروں کو روک دیا جائے تو خود بھی طبیعت میں اس سے رکنے کی ہمت ہو جاتی ہے . (ایضا ۱۴۲)

حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ کاندھلوی :

فرمایا: یوسف! جس جگہ جس وقت حضور اکرم ﷺ کی سنت کے خلاف عمل ہو رہا ہو اس کے مقابلہ میں سنت کو رواج دینے کیلئے محنت بغیر جگہ اور وقت کی تقیید کئے کرنا یہ قطب ابدال بننے کا راستہ ہے. (دیکھئے تفصیلی واقعہ سوانح حضرت مولانا محمد یوسفؒ ص ۷۰۸و۷۰۹)

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلویؒ :

فرمایا: گزشتہ اوراق میں محبت کے راستہ کا جو ابتدائی نصاب بیان ہوا اس کو عمل میں لانے کیلئے جماعت میں چلہ لگانا بہتر اور کامیاب طریقہ ہے، کیونکہ جماعت کا طریق کار اور اصولوں میں اصلاح نفس کے وہ سب ضروری امور شامل ہیں جن کا اعلی ایمانی و احسانی کیفیت پیدا کروانے کیلئے اختیار کرنا لازم ہوتا ہے، اور تبلیغ میں ان چیزوں پر عمل کرنے کی ایسی اجتماعی صورت بن جاتی ہے جس کی وجہ سے خود عمل پیرا ہونے کے ساتھ حسب فرمان سید عالمﷺ الدال علی الخیر کفاعله دوسروں کو ان چیزوں پر ڈالنے کی وجہ سے ان کا ثواب اور ان کی وجہ سے جو قیامت عمل میں پڑیں گے ان سب کا ثواب ملتا ہے اور تھوڑے سے عمل کے ساتھ بہت بڑے اجر کا استحقاق ہو جاتا ہے اور ان أحبَّ عباد اللّٰہ الی اللہ من حبّب عباد اللّٰہ الی اللّٰہ و حبّب اللہ الی عبادہ کے مطابق بندہ اللہ تعالی کے نزدیک محبوب ہو جاتا ہے .... پھر تبلیغی جماعت کے اعمال بیان کرکے فرمایا: ..

یہی سب باتیں تزکیۂ نفس کے ابتدائی اور لازمی نصاب ہیں اور بعض اشخاص جن کو اس طرزِ اصلاح سے خاص مناسبت ہو جائے اور ان کے حالات بھی اس راستہ پر چلنے کی موافقت کرتے ہوں تو وہ اسی راستہ سے احسان اور معرفت کے اعلی مقام بھی حاصل کر لیتے ہیں، آج کل امت کے عمومی بگاڑ کی حالت میں اس عمومی طریقِ کار کی بہت ضرورت ہے، جیسا کہ عام حالات میں حفظانِ صحت کے مراکز اور باقاعدہ شفاخانے کافی ہوتے ہیں لیکن کسی مرض کی وباءِ عام ہونے پر ان پر اکتفاء نہیں کیا جاتا بلکہ محلّہ در محلّہ گھوم کر گھر گھر پہنچ کر ٹیکے اور دوائیں تقسیم کی جاتی ہیں، اس میں ماہر ڈاکٹر کی زیر سرپرستی عوام سے بھی کام لیا جاتا ہے، آج کل اس تبلیغی کام افادیت و نتائج کی بناء پر علماء و مشائخ اس کی ضرورت پر بہت زور دیتے ہیں، اور بہت سے مشائخ بشارتِ منامیہ کی بناء پر حضورﷺ کا اس کام پر خصوصی توجہ ہونا بیان

فرماتے ہیں اور اس کام پر اللہ تعالی کی عنایتِ خاصہ اور قبولیتِ عامہ کا روزانہ مشاہدہ کرتے ہیں، اور تجربہ سے یہ بات ثابت ہے کہ جن لوگوں نے اصولوں کے تحت اپنی اصلاح کی نیت سے کچھ وقت لگایا ہو ان میں طہارت، عبادت، اتباعِ سنت اور تواضع کی صفت نمایاں ہوتی ہے، ان کی تواضع سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تبلیغی جماعت کا آدمی ہے، ہاں جو کوئی دوسری اغراض کے تحت کام کرتا ہو اور اپنی اصلاح کی نیت نہ رکھتا ہو تو یہی کام اس میں عجب پیدا کر دیتا ہے .... الخ (محبت ۱۰۴ تا ۱۰۶)

محدث کبیر حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ:

تحریر فرماتے ہیں: اس تبلیغی اجتماع (ڈنڈی جنوبی افریقہ) میں بھی شرکت کی اور اعلاء کلمۃ اللہ، دعوت الی اللہ اور اصلاح نفس کے موضوع پر ایک جامع بیان کی توفیق نصیب ہوئی، جس میں بتلایا کہ تبلیغی جماعت والی ایمانی دعوت ان تینوں خصوصیات کی حامل ہے .الخ
(حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ اور جماعت تبلیغ ۲۲)

حضرت مولانا قاری محمد طیب مہتمم دار العلوم دیوبندؒ:

فرماتے ہیں: بہر حال اصلاح نفس کے چار جز اور چار طریقے ہیں اور تبلیغ کے اندر حسن اتفاق سے چاروں طریقے جمع ہوگئے ہیں: صحبت صالح بھی ہے ذکر و فکر بھی ہے، مواخاۃ فی اللہ بھی ہے، دشمن سے عبرت و موعظت بھی ہے، اور محاسبۂ نفس بھی ہے، اور انہی چاروں کے مجموعے کا نام تبلیغی جماعت ہے، عام لوگوں کیلئے اصلاح نفس کا اس سے بہتر کوئی طریقہ نہیں ہوسکتا . (وعظ بعنوان : اصلاح نفس اور تبلیغی جماعت ۲۷)

اگر آپ غور کریں تو معلوم ہوگا کہ تبلیغ اصلاح کے ان چاروں طریقوں کا ایک مجموعۂ مرکب ہے تو یہ تبلیغی جماعت ایک معجونِ مرکب ہے گویا یہ نسخہ امرت کا بن گیا جس میں اصلاحِ نفس کے یہ چاروں طریقے جمع ہوگئے ہیں، الغرض اس میں محنت کرنے سے بہت ہی بڑا

فائدہ ہوگا . الخ (ایضا ۲۱)

نیز فرمایا: حضرت مولانا (محمد الیاس صاحبؒ) نے نیک صحبت کا ڈھنگ ڈال دیا، کہ آدمی خواہ مخواہ ہی نیک بنے، ارادہ بھی نہ کرے، تب بھی نیک بننے پر مجبور ہوگا، کچھ ذکر اللہ ، نماز اور روزے میں لگا ، کچھ دیانت پیدا ہوئی ، کایا پلٹ گئی ، اتنے حالات بدل گئے ، تو اور آپ کیا چاہتے ہیں؟ پھر ایثار اور ایثار کے ساتھ قناعت ، ان چیزوں کی بھی تعلیم موجود ہے جو تربیت باطن ہے . (جماعتی تبلیغ : بضمن خطبات حکیم الاسلام ۴۲۶)

نیز فرمایا: تو اس دور میں اصلاح کا اور طریقہ اس کے سوا نہیں، حق تعالی نے یہ طریقہ مولانا کے قلب مبارک پر وارد کیا . (ایضا ۴۲۷)

نیز فرمایا: برما میں جانا ہوا تو میں نے دو ہی چیزوں پر زور دیا، ایک تو یہ کہ بقدر ضرورت تعلیم دو تا کہ مسائل معلوم ہوں، سب کا عالم بننا ضروری نہیں جزوی طور پر عالم بننا فرض کفایہ ہے، اگر ہزاروں میں سے ایک بھی بن گیا پوری جماعت کا فرض ادا ہوگیا، لیکن دیندار بننا ہر ایک پر فرض ہے، اور دینداری کیلئے کچھ ابتدائی مسائل کا جاننا بھی ضروری ہے، اس واسطے ابتدائی تعلیم اور اسکے ساتھ پھر سلسلۂ تبلیغ کے اندر لگو، اس سے تمہارے قلوب کی بھی اصلاح ہوگی ، اعمال کی بھی اصلاح ہوگی اور دین بھی پھیلے گا، اسکی اشاعت ہوگی. (۴۲۹)

حضرت مولانا شاہ عطاء اللہ بخاریؒ :

حضرت مولانا ایک بار نظام الدین آئے اور یہاں کا منظر دیکھا اس کے بعد حضرت مولانا نے اپنی ایک تقریر میں کہا: میں یہ سمجھتا تھا کہ نظام الدین اولیاءؒ ختم ہوگئے مگر میں نے بستی نظام الدین میں آکر دیکھا کہ نظام الدین اولیاء تو ابھی تک زندہ ہیں، وہاں جا کر دوبارہ مسلمان ہوا جس کو مسلمان بننا ہے وہاں جائے. (کیا تبلیغی کام ضروری ہے ۴۹۵)

حضرت مولانا اسعد اللہ صاحبؒ ناظم مظاہر علوم سہارنپور وخلیفہ حضرت تھانویؒ :

ادھر یہ ایک حقیقت ہے کہ ہمارے حضرت (شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ) کے یہاں برابر تبلیغ کا کام ہوتا رہتا ہے، ممکن ہے کہ حضرت نے کسی مبلغ کے متعلق کچھ فرمایا ہو، نفس تبلیغ پر حضرت نے میرے علم کے مطابق کبھی نکیر نہیں فرمائی اور جب آپ خود تحریر فرماتے ہیں:

''دوسری طرف جو احقر نے اس دعوت و تبلیغ کو دیکھا تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس دور میں سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق زندگی گزارنے کا واحد ذریعہ یہی تبلیغ ہے'' اب مزید استفسار کی کیا گنجائش رہی۔ (کیا تبلیغی کام ضروری ہے ۲۸۳)

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانویؒ پاکستان:

جتنی بات مسلمان کو آتی ہے اس کی تبلیغ کر سکتا ہے، اور تبلیغ میں نکلنے کا مقصد سب سے پہلے خود سیکھنا ہے اسلئے تبلیغ کے عمل کو بھی چلتا پھرتا مدرسہ سمجھنا چاہئے۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل ۲۷۵/۸ نیز دیکھئے ۸ ص ۲۷۹ و ۲۸۵)

تبلیغ کے نام سے جو کام ہو رہا ہے اس کا سب سے بڑا فائدہ خود اپنے اندر دین میں پختگی پیدا کرنا اور اپنے مسلمان بھائیوں کو رسول اللہ والے طریقوں کی دعوت دینا ہے، تجربہ یہ ہے کہ اپنے ماحول میں رہتے ہوئے آدمی میں دین کی فکر نہیں پیدا ہوتی، بیسیوں فرائض کا تارک رہتا ہے اور بیسیوں گناہوں میں مبتلا رہتا ہے، عمریں گزر جاتی ہیں مگر کلمہ نماز بھی صحیح کرنے کی فکر نہیں ہوتی، تبلیغ میں نکل کر احساس ہوتا ہے کہ میں نے کتنی عمر غفلت اور بے قدری کی نذر کر دی اور اپنی کتنی قیمتی عمر ضائع کر دی، اسلئے تبلیغ میں نکلنا بہت ضروری ہے، اور جبتک آدمی اس راستہ میں نکل نہ جائے اس کی حقیقت سمجھ میں نہیں آسکتی، چونکہ تبلیغ میں نکلنے کا مقصد دین کا سیکھنا اور سکھانا ہے اور دین کا مرکز مساجد ہیں اس لئے تبلیغی جماعت والوں کا خدا کے گھروں میں اعتکاف کی نیت سے ٹھہر کر دین کی محنت کرنا بالکل بجا اور درست ہے۔

(ایضا ۲۸۹/۸)

آپ نے لکھا ہے کہ آپ تقریبا دس سال سے تبلیغ سے منسلک ہیں مگر اب آپ کا دل اس سے ہٹ گیا ہے، یہ تو معلوم نہیں کہ دس سال تک آپ نے تبلیغ میں کتنا وقت لگایا، تاہم دل ہٹ جانے کی ایک وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ تبلیغ جیسے اونچے کام کیلئے اصولوں اور آداب کی رعایت کی ضرورت ہے، اور وہ آپ سے نہیں ہوسکی، اس صورت میں آپ کو اپنی کوتاہی پر توجہ واستغفار کرنا چاہئے، اور یہ دعا بڑے ہی الحاح وزاری کے ساتھ پڑھنی چاہئے: **اللّٰھمَّ اِنِّی أعوذُ بِک عنِ الحَورِ بعدَ الکَور ، ربَّنا لا تُزِغ قُلوبَنا بعدَ اذ ھدَیتَنا و ھَب لنا مِن لَّدُنک رحمةً انّک أنتَ الوھّاب .** (ایضا ۳۲۳/۸)

حضرت مولانا عبد العزیز دعا جوؒ:

فرمایا: تبلیغ ایک چلتا پھرتا مدرسہ اور ایک چلتی پھرتی خانقاہ ہے، تبلیغی چلوں میں موقعہ موقعہ پر تمام علومِ نبوت کی کھپت اور ہر نقل وحرکت پر دینی، ایمانی، روحانی، اور نورانی احکام سامنے آجاتے ہیں اور ساتھ کے ساتھ عمل کرنا بھی آسان ہوجاتا ہے، چلوں کے سفر میں جو اعمال پختہ ہوجاتے ہیں پھر وطن اور گھر پر بھی اُن کی پابندی آسان ہوجاتی ہے.

(کلماتِ عزیزیہ ص۵۷ بحوالہ الخیر ملتان ص۲۶ رمضان ۱۴۲۳ھ)

نیز فرمایا: تبلیغ کے پہلے چلہ میں زنگ اترتا ہے، دوسرے چلہ میں رنگ چڑھتا ہے اور تیسرے چلہ میں ڈھنگ پر آتا ہے. (ایضا ۶۲)

حضرت مولانا محمد اسلم صاحبؒ ملتانی متوفی ۱۴۰۶ھ:

فرمایا: داعی ہمیشہ امتحان میں رہتا ہے، کبھی اپنوں سے اذیت پہنچے کبھی غیروں سے، اس سے اس کی ترقی ہے اور اصلاح ہے، اگر خوشی کی حالت ہے تو شکر کرتا ہے اور اگر پریشانی آئے تو صبر کرتا ہے.... الخ (الخیر ملتان ص۴۰)

حضرت مولانا خلیل حسین میاں مہتمم مدرسہ اصغریہ دیوبند وخلیفۂ حضرت شیخؒ :

دوسرا علاج یہ ہے کہ وقت نکال کر اپنی اصلاح کیلئے تبلیغی جماعت کے ساتھ سفر کرے اور اس میں ذکر کی پابندی رکھے اور امیر کی فرمان برداری بھی کرے اور ان کے کہنے سے بیان بھی کردیا کرے لیکن تبلیغ ونصیحت کی نیت سے نہ کرے بلکہ اپنی اصلاح اور امیر کی فرمانبرداری کے ارداہ سے کرے. (الانصاف فی حدود الاختلاف ص ۸۱)

غرض اس کام میں مجاہدہ، ذکر، نیک صحبت، تعلیم، دنیا سے یکسوئی، امیر کی اطاعت وغیرہ اصلاحِ نفس کے سب ضروری اجزاء شامل ہیں، اور وہ سب امور ہیں جسکو اعلی ایمانی واحسانی کیفیت پیدا کرنے والے کیلئے مشائخ سلوک طریقت سے پہلے پابندی لازم بتایا کرتے ہیں اور وہ حضرات یہ ابتدائی معمولات انفرادی طور پر تعلیم کرتے ہیں، تبلیغی جماعت میں اسکی اجتماعی صورت ہے جس سے اپنی اصلاح کے ساتھ دوسروں کی اصلاح بھی ہوتی ہے، اسلئے آجکل امت کی عمومی بگاڑ کی حالت میں اس عمومی طریق کار کی بہت ضرورت ہے. (ایضا ۸۲)

حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب مدظلہ: ...اور عام حالات میں تبلیغی جماعت میں نکلنا بھی عجیب کیمیا ہے، کیونکہ اس جماعت میں آدمی اپنے ماحول سے دور ہوکر صالحین کے ماحول میں رہ کر اچھے اثرات قبول کرلیتا ہے اور مشاہدات ہیں کہ اس جماعت کے اندر دفتر کے ملازمین، کالج کے لڑکے اور تاجر طبقہ مل جل کر ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے کسی دینی درسگاہ کے طالبعلم یا استاد، یعنی ظاہری صورت صالحین کی معلوم ہوتی ہے. (باتیں انکی یاد رہیں گی ص ۲۰۲)

شیخ الحدیث حضرت مولانا فضل الرحمٰن اعظمی مدظلہ :

علامہ آلوسی بغدادیؒ، حضرت حکیم الامت تھانویؒ اور حضرت جی مولانا انعام الحسن صاحبؒ کی تصریحات سے معلوم ہوا کہ پیغمبر ﷺ کا پہلا کام دعوت تھا، قرآن کی آیات

تلاوت فرما کر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو جو صاحبِ زبان تھے۔ آیاتِ توحید و رسالت اور معاد کو بآسانی سمجھ لیتے تھے، کلمۂ توحید اور اسلام کی طرف دعوت دیتے تھے۔

اور اس دعوت کے ذریعہ ان کا دل کفر و شرک کی گندگی اور شک و ریب کی بیماری نیز تمام پرانی برائیوں اور معاصی سے پاک ہو جاتا تھا، یہ ہوا تزکیہ جو دوسرا کام تھا، پھر کتاب اللہ کی ہر طرح کی لفظی و معنوی تعلیم سے نیز احادیثِ مبارکہ کے ذریعہ اس کی تفصیل بتا کر پوری شریعت اور سنت سے انکو آراستہ و پیراستہ کر دیتے تھے جس کے نتیجہ میں صحابۂ کرام ہر طرح کی خوبیوں سے آراستہ اور ہر طرح کی خرابیوں سے منزہ ہو جاتے تھے۔ (مقاصد بعثت ص ۴)

تزکیہ کا ایک درجہ تو وہ تھا جو تلاوتِ آیات اور دعوت ہی سے حاصل ہو جاتا تھا، اللہ تعالی کی صفات کا یقین، رسول اللہ ﷺ کے طریقہ پر کامیابی منحصر ہونے کا پختہ اعتقاد، آخرت کا استحضار، جنت اور جہنم پر پورا یقین، اللہ کے سوا کوئی نفع و نقصان، موت و حیات کا مالک نہیں، زندگی اصل میں آخرت کی زندگی ہے، دنیا مسافر خانہ ہے وغیرہ عقائد پختہ ہو جاتے تھے، دل شرک و شک اور فاسد عقائد سے پاک ہو جاتے تھے، اسلئے اسلام لانے پر جو مصائب کے پہاڑ توڑے جاتے تھے اس کو برداشت کرتے جاتے اور دین پر جمے رہتے۔

پھر جب تعلیماتِ اسلامیہ کی تفصیلات نازل ہوئیں جن میں ہر گناہ سے بچنے کی تعلیم آئی: وذَرُوا ظَاهرَ الاثمِ و باطنَه ۔ حسد، بغض، کینہ، عداوت، بخل، کسل، عجب و کبر وغیرہ گناہوں سے بچنے کا حکم آیا، زنا، چوری، غصب، شربِ خمر، بہتان تراشی، غیبت، بدگمانی، بد نظری وغیرہ گناہوں کی حرمت آئی، اور لاتعصُوا فی معروف کا حکم آیا کہ کسی معروف میں نافرمانی مت کرو، یعنی مامورات کو چھوڑنے کا گناہ بھی نہ کرو، تو ان تعلیمات نے صحابۂ کرام کو اور پاک صاف کر دیا، یہ تزکیہ کا اعلی درجہ تھا۔ (ایضا ص ۶)

عتیق الرحمٰن اعظمی آزادول شوال ۱۴۳۲ھ

فہرست کتب ادارہ احیاء سنت

۱۔ ھدیۃ الدراری (مقدمہ صحیح بخاری) (اردو)

۲۔ ھدیۃ الاحوذی (مقدمہ جامع الترمذی) (اردو)

۳۔ تنویر الحاوی فی تذکرۃ الامام الطحاویؒ (اردو)

۴۔ قومہ اور جلسہ میں اطمینان کا وجوب اور اذکار کا ثبوت (اردو، انگریزی)

۵۔ تعدیل ارکان لملا علی قاری (عربی مع اردو ترجمہ)

۶۔ عیدگاہ کی سنیت (اردو، انگریزی)

۷۔ ڈاڑھی، مونچھ اور بال کے مسائل (اردو، انگریزی)

۸۔ نماز کی حفاظت اور اسکی پابندی (اردو، انگریزی)

۹۔ خطبات حجۃ الوداع (اردو، انگریزی)

۱۰۔ صحیح اور مناسب تر مسافت قصر (اردو)

۱۱۔ شب براءت کی حقیقت مع ضمیمہ (اردو، انگریزی)

۱۲۔ عمامہ، ٹوپی، کرتا (اردو، انگریزی)

۱۳۔ محرم وعاشوراء، فضائل ومسائل (اردو، انگریزی)

۱۴۔ اصلاح نفس اور تبلیغی جماعت (انگریزی)

۱۵۔ حضرت مفتی محمود حسن گنگوہیؒ اور جماعتِ تبلیغ (اردو، انگریزی)

۱۶۔ معدل الصلوۃ للامام البرکوی (عربی مع اردو ترجمہ)

۱۷۔ تذکرہ صاحب ہدایہ (اردو)

۱۸۔ مقالات عربی (عربی)

۱۹۔ مقالات اردو (اردو)

۲۰۔ کیا تبلیغی کام ضروری ہے؟ (اردو، انگریزی)

۲۱۔ گنجینۂ اشعار معرفت (افادات مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ) (عربی اردو فارسی)

۲۲۔ سوانح مولانا فضل الرحمٰن صاحب (اردو، انگریزی)

۲۳۔ مقدمہ قراءات اور تذکرہ ائمہ قراءات (اردو)

۲۴۔ مقدمہ علم التفسیر وعلم الحدیث (اردو)

۲۵۔ تذکرہ امام بن ماجہ وامام نسائی (اردو)

۲۶۔ تذکرۃ الحفیظ (تذکرہ قاری حفیظ الرحمٰنؒ والد محترم مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ)

۲۷۔ اماطة اللثام عن توارث العمام (عربی)

۲۸۔ سیرت امام محمدؒ ترجمہ : بلوغ الأمانی (علامہ کوثریؒ)

۲۹۔ سیرت امام ابو یوسفؒ (ترجمہ حسن التقاضی)

۳۰۔ حضرت قاری محمد طیب صاحبؒ کے مواعظ ثلثہ تبلیغ سے متعلق

۳۱۔ PRESERVATION & Integrity oF Hadith

۳۲۔ THE OBLIGATION OF TAQLID

TEL : + 011 413 2414 --------- 083 297 8648